از عدالتِ عظمیٰ

کے موسا حاجی کی بیوہ محترمہ کنڈیل آئی سو اور دیگران

بنام

ایگزیکٹو آفیسر، سری لکشی نرسمہ ٹیمپل

تاریخ فیصلہ: 1 مئی 1996

[کے راماسوامی اور سجاتاوی منوہر، جسٹس صاحبان]

مندر کی زمین:

مندر کی زمینوں پر غیر مجاز قبضہ - باہر نکالنے کے لیے دعویٰ - دیوسوم کے ساتھ معاہدے کے تحت مندر کی زمینوں پر رہائشی احاطے کی تعمیر - اپیل کنندگان مندر کے ایگزیکٹو افسر کی مبینہ اجازت سے اپنے قبضے میں توسیع کر رہے ہیں - عدالت عالیہ کا موقف ہے کہ اپیل کنندگان کا دعویٰ اصل معاہدے کے تحت دی گئی رقم سے آگے نہیں بڑھ سکتا - ایگزیکٹو آفیسر کی طرف سے دی گئی اجازت کوئی لقب نہیں دیتی ہے - اصل معاہدے کے تحت آنے والی زمین کی شناخت کرنے اور اس کی حد بندی کرنے کے لیے کمشنر مقرر کرنے کے دیوانی عدالت کو دی گئی ہدایات اور باقی زمین پر قبضہ کیا جانا چاہیے - قرار پایا کہ، عدالت عالیہ کا ڈگری مداخلت کی ضمانت نہیں دیتا سوائے اس کے کہ خریداری کے سرٹیفکیٹ کے تحت آنے والی زمینوں کو اس سے خارج کر دیا جائے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 8402، سال 1995۔

ایس اے نمبر 995، سال 1989 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 20.3.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے سکومارن اور کے ایم کے نائر۔

جواب دہندگان کے لیے ٹی ایل وی آئیر، وائی پی ڈھنگڑا، بلدیو سٹیجا اور ایس ایس کھنڈوجا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کیرالہ عدالت عالیہ کے 20 مارچ 1995 کے ایس اے نمبر 995/89 میں دیے گئے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے۔ تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ اپیل گزاروں کے پیشرو مسٹر ویلونے مدعا علیہ دیوسوامی کے ساتھ 25 نومبر 1921 کو ایگزٹ اے-1 کے تحت 3-2/1 سینٹ زمین پر رہائشی احاطے کی تعمیر کے لیے معاہدہ کیا تھا۔ اس کی حد 75 x چھ فٹ کولز ہے جس کے تحت ایک حد مقرر کی گئی ہے۔ اس زمین پر تعمیر شدہ عمارت کا میونسپل نمبر 177 ہے۔ اس کے بعد یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ نے مختلف اوقات میں اپنے قبضے کو 10-10/3 سینٹ اور 13-51 سینٹ تک بڑھا دیا تھا۔ مدعا علیہ نے اپیل گزاروں کو بے دخل کرنے اور اس پر قبضہ کرنے کے لیے دعویٰ دائر کیا ہے۔ ٹرائل کورٹ اور اپیلیٹ کورٹ نے دعویٰ اور اپیل کو مسترد کر دیا ہے۔ لیکن دوسری اپیل میں، عدالت عالیہ نے اعلان کیا کہ ایگزیکٹو آفیسر، نمائش بی-8 کی طرف سے دی گئی اجازت کوئی لقب نہیں دیتی ہے۔ اپیل گزاروں کا دعویٰ ہے کہ اس کے پیشرو کو سود میں جو دیا گیا ہے اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا، نمائش A-1۔ اس کے مطابق، اس نے ٹرائل کورٹ کو ہدایت کی کہ وہ نمائش اے-1 کے تحت آنے والی زمین کی نشاندہی کرنے، اس کی حد بندی کرنے اور باقی زمین پر قبضہ کرنے کے لیے ایک کمشنر مقرر کرے۔

اپیل کنندہ کے وکیل شری سکومارن کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ عدالت عالیہ نے 10-10/3 سینٹ پر قبضہ کرنے کی ہدایت دینے میں غلطی کی ہے کیونکہ اپیل کنندگان نے اسے لینڈ ریفارمز ایکٹ کے تحت خریدا تھا اور اس لیے اس حد تک ڈگری قانون میں درست نہیں ہے۔ جب ہم نے مدعا علیہ کے وکیل مسٹر ٹی ایل وی آئیر سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے خاص طور پر مذکورہ بالا حد تک خارج کر دیا ہے اور لینڈ ریفارمز ایکٹ کے تحت فراہم کردہ علاج کو آگے بڑھائیں گے۔ اس نقطہ نظر میں، زمین کے 10-10/3 سینٹ کی حد کے بارے میں سوال میں جانا ضروری نہیں ہے۔ اس لیے جواب دہندگان 13-51 سینٹ کے بیلینس ایریا کی بازیابی کے حقدار ہیں۔

اس کے بعد یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ٹرائل کورٹ اور اپیلنٹ کورٹ نے شواہد پر غور کرنے کے بعد پایا کہ مکان زمین میں موجود تھا۔ حد اس حد تک غالب ہے اور اس لیے اپیل گزاروں کو اس زمین سے باہر نہیں نکالا جاسکتا جس پر مکان کھڑا کیا گیا تھا۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ جب ہم نے واضح طور پر وکیل سے حق کے منبع کی نشاندہی کرنے کو کہا تو اپیل کنندہ عنوان کے منبع کے طور پر ایکسٹ بی-8، کرایہ کی رسید پر گر پڑا۔ اپیل کنندہ کو اس کی بنیاد پر کوئی قانونی حق حاصل نہیں ہوتا ہے کیونکہ نمائش بی-8 صرف ایک کرایہ کی رسید ہے جو کوئی حق نہیں دیتی ہے۔ اس زمین کے حق کا ثبوت دینے والی کوئی دوسری دستاویز نہیں ہے جس پر عمارت 3-1/2 سینٹ سے زیادہ تعمیر کی گئی تھی اور خریداری کا سرٹیفکیٹ جس میں 10-10/3 سینٹ کا احاطہ ہوتا ہے۔ اپیل گزاروں کو اس سے زائد کوئی حق حاصل نہیں ہو سکتا جو نمائش اے-1 کے تحت دیا گیا تھا جس میں خاص طور پر 3-1/2 سینٹ کا ذکر کیا گیا ہے اور خریداری کا سرٹیفکیٹ جس میں 3-1/2 سینٹ سمیت 10-3/10 سینٹ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ کا ڈگری مداخلت کی ضمانت نہیں دیتا، سوائے اس کے کہ خریداری کے سرٹیفکیٹ کے تحت آنے والی زمین کے کل رقبے کو حکم نامے سے خارج کر دیا جائے۔

اپیل کو مندرجہ بالا ترمیم کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔